جلد ۴۳/۸ ۲ نبوت ۱۳۳۳ھش ۔ ۲ نومبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ربوہ واپس پہنچ گئے

لاہور یکم نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تین روز لاہور میں قیام فرمانے کے بعد آج شام بذریعہ کار ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ روانہ ہونے سے قبل حضور نے مقامی جماعت کے ان تمام احباب کو جو حضور کو الوداع کہنے کے لئے رتن باغ میں آئے ہوئے تھے شرف مصافحہ بخشا۔ صحت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا "درد نقرس کا حملہ پھر شروع ہے جس کی وجہ سے کندھا پوری طرح حرکت نہیں کر سکتا"۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ یکم نومبر (بذریعہ ٹیلیفون) مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ رات ۸ بجے شب بخیریت و عافیت لاہور سے ربوہ پہنچ گئے ہیں :-

رضیہ درد صاحبہ بنت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی تقریب شادی

لاہور یکم نومبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سہ پہر مکرم و محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی صاحبزادی رضیہ درد صاحبہ کی تقریب شادی میں شرکت فرمائی۔ رضیہ درد صاحبہ کا نکاح حضور ایدہ اللہ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۵۳ء کو مکرم مسعود احمد صاحب عاطف ایم ایس سی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہمراہ پڑھا تھا۔ حضور کے تشریف لانے پر مکرم حافظ محمد اعظم صاحب نے قرآن مجید کا ایک رکوع تلاوت کیا۔ اس کے بعد عزیز حبیب الرحمن درد نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی اور آخر میں حضور نے رخصتانہ کے بابرکت ہونے کے متعلق اجتماعی دعا کرائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے علاوہ اس تقریب میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب، مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب، مکرم چوہدری شیخ محمد صاحب سیال، مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب، مکرم شیخ نصیر الحق صاحب، مکرم عبدالرحیم صاحب اور مکرم میاں عبدالوہاب صاحب عمر شریک ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کے لئے بابرکت کرے اور دولہا دلہن کو اسلامی ...

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت کے باوجود دو گھنٹے تک لاہور کے بارش زدہ علاقوں کا دورہ فرمایا

خدام کے تعمیر کئے ہوئے مکانات کا معائنہ کرنے کے علاوہ حضور نے غریب عوام کی شکایات سنیں اور ان کے ازالہ کے لئے خدام کو ہدایات دیں

بروقت اور بے لوث امداد پر لوگوں کی طرف سے تشکر کے گہرے جذبات اور انتہائی ممنونیت کا اظہار

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور یکم نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل صبح مقامی جماعت اور مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے بعض عہدہ داروں کے ہمراہ لاہور کے ان بارش زدہ علاقوں کا دورہ فرمایا۔ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی پارٹیاں گزشتہ ایک ماہ سے ریلیف کا کام کر رہی ہیں۔ علالت طبع کے باوجود حضور نے بستیوں اور محلوں میں تشریف لے جا کر غریب عوام کی شکایات نہایت توجہ سے سنیں۔ اور ان کے ازالہ کے لئے خدام کو ضروری ہدایات دیں۔

جن بستیوں میں حضور تشریف لے گئے۔ ان میں لیاقت پارک، کشمیر روڈ، وارث روڈ، کا نگڑہ آبادی (اچھرہ) مہاجر آباد، مندر چونی لال واقعہ ملتان روڈ اور دھوبی منڈی شامل ہیں۔ ان علاقوں میں حضور نے ان مکانات کا بھی معائنہ فرمایا۔ جو حضور کی تحریک پر ربوہ اور لاہور کے خدام نے حال ہی میں از سر نو تعمیر کئے ہیں۔ حضور جس علاقے میں بھی تشریف لے گئے۔ لوگوں نے نہایت تپاک اور احترام کے ساتھ حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اور تعمیر مکانات کے سلسلے میں خدام الاحمدیہ کی بروقت اور بے لوث خدمات پر تشکر کے گہرے جذبات ظاہر کرتے ہوئے انتہائی ممنونیت کا اظہار فرمایا

بارش زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد حضور نے ایک ملاقات میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ دراصل ان علاقوں میں جا کر میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کام کے متعلق جو رپورٹیں پہنچتی رہی ہیں۔ ان میں مبالغہ تو نہیں کیا گیا سو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ معتد بہ کام ہو چکا ہے۔ اور فی الواقعہ جو کام بھی ہوا ہے وہ مفید اور اچھا ہے۔

مہاجرین کی آبادکاری

حضور نے مزید فرمایا کم از کم دو جگہیں میں نے ایسی بھی دیکھیں جہاں مہاجرین چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ اور ان کے لئے ابھی تک مستقل رہائش کا بندوبست نہیں ہوا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حکومت ان جگہوں کو قیمتی سمجھتی ہے۔ اور وہ یہ نہیں چاہتی کہ وہاں مہاجرین کے مکانات تعمیر کئے جائیں۔ اگر یہ صورت ہے تو ان کے لئے بہت جلد متبادل جگہ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ باقاعدہ مکانوں میں آرام کی زندگی بسر کر سکیں سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ان لوگوں کو جھونپڑیوں میں پڑے ہوئے سات سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اگر انہوں نے ایسی جگہوں پر جھونپڑیاں ڈال لی تھیں۔ جہاں حکومت کی نگاہ میں جھونپڑیاں نہیں بننی چاہئیں تو پھر ان کے متعلق آج سے بہت عرصہ پہلے ہی یہ فیصلہ ہو جانا چاہیئے تھا۔ کہ ان کو کہاں آباد کیا جائے گا۔ لوگوں کو جب کسی ایک جگہ رہتے ہوئے۔ خواہ وہ کتنی ہی غیر موزوں کیوں نہ ہو۔ کافی عرصہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس جگہ سے انہیں ایک وابستگی سی ہو جاتی ہے۔ وہ وہاں اپنا کاروبار پھیلا لیتے ہیں۔ اور پھر اس جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ پس ان کے لئے مستقل رہائش کا جلد از جلد انتظام ہونا چاہیئے جتنا زیادہ عرصہ گزرتا جائے گا۔ لوگوں کو ان جگہوں کو خیرباد کہنے میں اتنی ہی زیادہ دقت ہو گی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بارش زدہ علاقوں کے دورے میں مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور مکرم قائد صاحب مجلس مقامی اور بعض دیگر احباب کی معیت میں صبح ۶½ بجے کے بعد رتن باغ سے روانہ ہوئے۔ روانہ ہوتے وقت قائد صاحب نے حضور کی خدمت میں لاہور شہر اور اس کے نواحی علاقوں کا ایک وسیع نقشہ پیش کیا جس میں ان مقامات کی نشاندہی کی ہوئی تھی۔ کہ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور وہاں کے پریشان حال باشندوں کو گزشتہ ایک ماہ سے ہر ممکن امداد بہم پہنچا رہی ہے۔ نقشے میں وہ مقامات خاص طور پر نمایاں کر کے دکھائے گئے تھے۔ کہ جن میں لاہور اور ربوہ کے دو صد سے زائد خدام نے ۷۵ سے زائد گرے ہوئے مکانوں کو از سر نو تعمیر کر کے قریباً ایک ہزار افراد کی رہائش کا بندوبست کیا ہے نقشے پر حضور نے وہ راستہ بھی ملاحظہ فرمایا جس میں سے گزر کر حضور کو متعدد علاقوں کا دورہ فرمانا تھا حضور جس بستی میں بھی پہنچتے مکرم امیر صاحب مقامی اور مکرم قائد صاحب حضور کو مختصراً مطلع فرماتے کہ یہاں بارش نے کیا تباہی مچائی۔ اور خدام نے یہاں کس کس طریق پر ریلیف کا کام سرانجام دیا

لیاقت پارک

سب سے پہلے حضور لیاقت پارک تشریف لے گئے حضور نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ مکانات سلسلہ وار پلان کے مطابق بنائے گئے ہیں حضور نے فرمایا لوگوں کو بارش کی وجہ سے تکلیف تو بہت اٹھانی پڑی لیکن انہیں ایک فائدہ بھی پہنچا ہے۔ اور وہ یہ کہ اب جھونپڑیوں کی بجائے پکے مکان بن گئے ہیں اور ترتیب وغیرہ کا لحاظ رکھنے کے باعث صفائی وغیرہ بھی آ گئی ہے۔ وہاں ابھی بعض مکانات پر چھتیں نہیں پڑی تھیں انہیں دیکھ کر حضور نے فرمایا سردی تو اب دن بدن بڑھتی ہی جائے گی انہیں جلد مکمل کرانا چاہیئے اس پر علاقہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے حضور کو بتایا کہ سامان تعمیر کی کمی کی وجہ سے چھتیں نہیں پڑ سکیں اب ان پر چھپر وغیرہ ڈالنے کی تجویز ہے۔ تاکہ یہ رہائش کے قابل بن سکیں۔

رہائش کا مستقل انتظام

لیاقت پارک سے حضور خدام کے ہمراہ کشمیر روڈ پہنچے وہاں چھوٹے چھوٹے مکانوں اور جھونپڑیوں کی ایک بستی ہے۔ جس میں کثرت سے مہاجر آباد ہیں جو سب کے سب پیشہ ور لوگ ہیں۔ یہاں خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی پارٹیاں نہایت مستعدی سے ریلیف کا کام کرتی رہی ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

وقت پر نماز ادا کرنے کی تاکید

عن ام فروۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أی الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لوقتھا۔

(سنن ابن داؤد)

ترجمہ:۔ ام فروۃ کہتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کہ کونسا کام زیادہ فضیلت والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وقت پر نماز کا ادا کرنا۔

بمبئی کے مؤقر روزنامہ "ہندستان" میں

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر

مکرم محترم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا جب ۱۴ر اکتوبر کو بمبئی پہونچے۔ تو ان کے اعزاز میں ایک دعوت طعام دی گئی۔ جس میں نمائندگان اخبارات کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر نمائندگان کے سامنے محترم رئیس التبلیغ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بارہ میں جو امور بیان فرمائے۔ وہ خلاصۃً اخبار "ہندوستان" بمبئی مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۳ء میں شائع ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یہ اخبار بمبئی کے علاقہ میں دوسرے درجہ کا کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ (خاکسار شریف احمد امینی از بمبئی)

"انڈونیشیا میں احمدیوں کے ۲۶ تبلیغی مراکز ہیں

احمدیہ مشن کے انچارج مولانا سید شاہ محمد کا بیان

بمبئی ۱۵ر اکتوبر۔ گذشتہ ۱۴ر اکتوبر کی شب انڈونیشیا میں احمدیہ تبلیغی مشن کے انچارج جناب سید شاہ محمد صاحب نے بمبئی کے احمدیہ دفتر میں ایک دعوت طعام کے موقع پر انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ مولوی رحمت علی صاحب نے ۱۹۲۵ء میں پاڈنگ سماٹرا میں احمدیہ مشن کا دفتر قائم کیا۔ اب انڈونیشیا میں ۲۶ مشن ہیں مولانا سید محمد شاہ صاحب ۱۹۳۶ء میں مبلغ کی حیثیت سے انڈونیشیا گئے اور ۱۹۵۰ء میں مشن کے انچارج مقرر ہوئے۔ جنگ کے دوران میں آپ ۸۳ دن تک جاپانیوں کی قید میں تھے۔ آپ نے بتایا کہ جاپانی بڑے سنگدل واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے قیدیوں کو ناقابل بیان اذیتیں دیں۔ اور ہزار ہزار عورتوں کے گروہ کو برہنہ کر کے بازاروں میں مارچ کرایا تھا۔

مشن کی نگرانی میں سینار اسلام۔ اسلام اور صدرہ ناصرات کے نام سے تین ماہنامے شائع ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کا ڈچ زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ جس کی پہلی کاپی صدر سوئیکارنو کو گذشتہ سال ماہ دسمبر میں پیش کی گئی تھی ... صدر سوئیکارنو کو ہندوستانی اور پاکستانی اخبارات عبدالرحیم سوئیکارنو لکھتے ہیں۔ وہ گرچہ مسلمان ہیں۔ مگر ان کا نام عبدالرحیم نہیں ہے۔ اسی طرح سلطان شہریار کا اصل نام سوتن شہریر ہے۔

آپ نے کہا کہ اس وقت انڈونیشیا میں ۱۲ احمدیہ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ وہاں کی حکومت سے احمدیوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں اس وقت پورے انڈونیشیا میں تقریباً ۵ ہزار احمدی ہیں۔ مولانا سید شاہ محمد چھٹیوں پہ پاکستان میں احمدی ہیڈ کوارٹر "ربوہ" آئے ہوئے تھے۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو وہ کراچی پہونچے تھے۔ اور آج ایشیا جہاز سے روانہ ہو رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے دو سب سے بڑے ادیبوں میں ایک احمدی مسلمان ہیں۔ جن کا نام بجردم رنگ کوتی ہے۔ انہی کے سپرد انڈونیشین زبان میں قرآن شریف کے ترجمے کا کام سونپا گیا ہے۔

ہر سال جاکرتا میں احمدیوں کی کانفرنس ہوتی ہے۔ ساتھ مجلس شوریٰ ہوتی ہے۔ سالانہ تین لاکھ روپے کا بجٹ بنتا ہے۔ اور یہ پوری کی پوری رقم انڈونیشیا ہی میں جمع ہوتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ انڈونیشین زبان میں گالی کا کوئی لفظ شامل نہیں ہے۔ ..... دارالسلام نامی جماعت پہاڑوں میں رہتی ہے۔ جسے چین اور ڈچوں سے امداد ملتی ہے۔ وہ دراصل ڈاکوؤں کی جماعت ہے۔ اور اس کا کام لوٹ مار اور قتل و غارت گری کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

درخواست دُعا

عاجز عرصہ دس ماہ ہؤا ہے۔ ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و بزرگان دین سے دعا کی درخواست ہے کہ ناچیز کی پریشانی اور تکلیف جلد رفع ہو اور مولا کریم عزت سے بری فرماوے۔

(مرزا بشیر احمد مغل بکڈپو چکوال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

صراط مستقیم پر چلنا ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے

"انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراط مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے۔ جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہؤا۔ یہ وہ دعا ہے۔ جو ہر نماز میں اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس دعا کا اس قدر تکرار ہی اس کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ دعا انسان کو کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے۔ جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہیئے۔ اور تعویذ کی طرح مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اس آیت میں چار قسم کے کمالات حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر انسان ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا۔ تو گویا دعا مانگنے اور خلق انسانی کے حق کو ادا کر دے گا۔ اور ان استعدادوں اور قویٰ کے بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا۔ جو اسکو دی گئی ہیں"۔ (ملفوظات)

جماعت احمدیہ باندھی (سندھ) کے زیر اہتمام جلسہ کا انعقاد

۲۷ر اکتوبر بروز بدھ ۷½ بجے شام باندھی سندھ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان احمدیہ نقطہ نگاہ سے" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور قصائد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلےٰ و ارفع مقام وضاحت سے بیان فرمایا۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئیاں جو موجودہ زمانہ میں پوری ہو کر اب تک ظہور پذیر ہو رہی ہیں بیان فرمائیں۔ حاضرین نے پورے انہماک سے آپ کی تقریر کو سنا۔ صاحب صدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیم کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا بالآخر ۹½ بجے جلسہ دعا پر برخاست ہؤا۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ باندھی)

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے لاہور میں زیر علاج ہیں۔ منہ میں آبلے۔ کمی خون اور بخار کی پیچیدہ شکایات پیدا ہو گئی تھیں۔ جو محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب بہت حد تک دفع ہو چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں جن بزرگوں اور دوستوں نے عیادت اور دعاؤں سے میری مدد فرمائی ہیں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ باحسن الجزاء۔ مریضہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھنے کی مزید درخواست ہے۔

(خاکسار: شبیر احمد نائب وکیل المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۵۵ء

نوعِ انسان کی ہمدردی

دین کے دو ہی حصے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جب تک کوئی شخص یہ دونوں حقوق کما حقہ، ادا نہ کرے۔ اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں دیندار نہیں کہلا سکتا۔ انبیاء علیہم السلام چونکہ دنیا میں دین کو قائم کرنے کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کی زندگی ہر لحاظ سے نمونہ ہوتی ہے۔ یعنی حقوق اللہ کے اعتبار سے بھی اور حقوق العباد کے اعتبار سے بھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں ہمدردی خلائق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی خاطر تکلیفیں اٹھانے اور دوسروں ہی کی فلاح و نجاح کے لئے اپنے آپ کو ہلکان کرتے ہیں۔ اور پھر جو لوگ ان پر ایمان لاکر اپنے آپ کو ان کے مشن سے وابستہ کرلیں۔ ان کو بھی وہ اپنی قوت قدسی کے ذریعہ اسی رنگ میں رنگین کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین۔ یعنی کیا تو اس خیال سے اپنی جان ہلاک کر لیگا۔ کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ کے اس فرمان سے ظاہر ہے۔ کہ جامع جمیع کمالات نبوت حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہمدردی خلائق کا جذبہ کس انتہاء کو پہنچا ہوا تھا۔ پھر یہ آپ ہی کی قوت قدسی کا اثر تھا۔ کہ آپ کے صحابہؓ ایک ایسے ماحول میں رہنے کے باوجود کہ جس میں حقوق العباد کا خون ہو رہا تھا۔ اور ہمدردی نوعِ انسان کا نام ونشان تک مٹ چکا تھا۔ مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور خدمت کے بے پناہ جذبہ سے سرشار ہو گئے۔ اور پھر یہ اسی پیغمبرانہ ہمدردی و خیر خواہی کے بے پناہ جوش ہی کا تو ایک کرشمہ تھا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ فتح ہو جانے کے بعد لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر اہل مکہ کی تمام سختیوں۔ زیادتیوں اور ایذارسانیوں کو آنِ واحد میں معاف فرما دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بھی یہی حالت تھی۔ کہ ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگے رہتے تھے۔ کہ کس طرح وہ دوسروں کو فائدہ پہنچا کر حقوق العباد کی ادائیگی کا انتہائی اہم فریضہ ادا کرنے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ الغرض حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ان کے نزدیک عبادت کا درجہ رکھتی تھی۔ اور کیوں نہ رکھتی کہ جب خدا نے اسے نصف دین قرار دیا ہے۔

سو یقیناً حقوق العباد کی ادائیگی اور ہمدردی و غمخواری کا بے تاب کر دینے والا یہ جوش ہی تھا۔ جو اس نفس مزکی کو جو حسن و احسان میں مسیحِ پاک کا نظیر ہے۔ علالتِ طبع کے باوجود کل لاہور کی دور و دراز بارش زدہ بستیوں میں لے آیا۔ اور وہ جو خود بیمار تھا۔ بستی بستی گھوم کر گھنٹوں دوسروں کا احوال پوچھتا اور ان کی تکالیف کے ازالے کے لئے خدام کو ہدایتیں دیتا رہا۔ لاہور کی نواحی بستیوں کے اس دورے میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان مکانوں کا بھی معائنہ کیا۔ جو خود حضور کی تحریک پر ہی ربوہ اور لاہور کے دو صد خدام نے جن میں ربوہ سے آئے ہوئے ۲۷ معمار بھی شامل تھے۔ حال ہی میں تعمیر کئے ہیں۔ ان ۷۵ مکانات میں سے سامانِ تعمیر کی کمی کے باعث ابھی چند ایک کی چھتیں نہ پڑ سکی تھیں۔ انہیں دیکھ کر حضور نے فرمایا۔ سردی اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ دوڑ دھوپ کرکے انہیں فوری طور پر مکمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان میں رہنے والے غریب سر چھپانے کے قابل ہو سکیں۔

پچھلے دنوں جب لاہور میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے غریبوں کے بے شمار مکان اور جھونپڑے بہہ گئے۔ اور ان کی از سرِ نو تعمیر کے لئے کسی قیمت پر بھی کثیر تعداد میں معمار میسر نہ آسکے۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا دردمند دل یہ دیکھ کر تڑپ اٹھا۔ اور حضور نے احمدی معماروں کو توجہ دلائی کہ وہ خدمتِ خلق کے اس موقع کو غنیمت جان کر حقوق العباد کے اہم فرض کو ادا کریں اور دن رات ایک کرکے ان غریب عوام کے مکانات از سرِ نو تعمیر کر دیں۔ جن میں انہیں بنوانے کی استطاعت نہیں ہے۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۲۷ معماروں اور اتنے ہی خدام کا ایک قافلہ لاہور آپہنچا۔ اور انہوں نے یہاں کے خدام کے ساتھ مل کر اس جذبہ و خلوص کے ساتھ یہ کام سرانجام دیا۔ کہ گویا وہ مکان تعمیر نہیں کر رہے۔ بلکہ پوری توجہ اور انہماک سے عبادتِ الٰہی میں مصروف ہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ اور لاہور کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حقوق العباد کا فریضہ اس رنگ میں ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اور پھر ان کی یہ خوش نصیبی بھی کچھ کم نہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بستی بستی خود تشریف لے جاکر ان کے کام کا معائنہ فرمایا۔ اور اس ضمن میں مزید خدمات بجا لانے کے لئے ضروری ہدایات سے نوازا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ مجالس خدام الاحمدیہ ان تمام نوازشات کو اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان سمجھتے ہوئے اپنی ان مساعی کو اسی جذبہ و جوش کے ساتھ آئندہ بھی جاری رکھیں گی۔ اور ایسا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گی۔ کہ جس میں وہ اپنے برادرانِ وطن کی خدمت بجا لاکر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور سرخرو ٹھہریں۔

جہاں ہمارے خدام کو جسمانی اور مالی لحاظ سے پریشان حال بھائیوں کی جو ان کے اپنے ہی برادرانِ وطن ہیں۔ خدمت کی توفیق ملی ہے۔ وہاں ہم انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ایک اور نوع کی ہمدردی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی ہمدردی کا سلسلہ تعمیر مکانات اور اسی قسم کی دیگر خدمات کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے کے بعد بھی جاری رہنے والا ہے۔ ہم یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہمارے خدام اس نوع کی ہمدردی سے غافل نہیں ہوں گے۔ مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک الفاظ خدام کے گوش گذار کر رہے ہیں۔ کہ تا یاد دہانی کے بعد وہ زیادہ انہماک کے ساتھ اس نوع کی ہمدردی کی طرف متوجہ ہوسکیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اول جسمانی۔ دوم مالی اور تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے۔ اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے۔ جبکہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو۔ تو کوئی شخص جس میں خود طاقت ذی توانائی نہیں ہے۔ کب اسکو اٹھاکر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس بے بس بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو۔ اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے۔ کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی طاقت کی حاجت۔ بلکہ جب تک انسان انسان ہے۔ وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے۔ اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے۔ اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے۔ تو سمجھو کہ وہ بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

میں نے کہا ہے۔ کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ انسان دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی۔ اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا۔ اور دعا میں جس قدر بخل کریگا۔ اسی قدر اللہ تعالےٰ کے قرب سے دور ہوتا جائے گا۔ اور اصل تو یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے۔ جو شخص محدود کرتا ہے۔ اس کا ایمان بھی کمزور ہے"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ تقریر اواخر اپریل ۱۹۰۰ء)

جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج کے ٹکٹ

خدا کے فضل وکرم سے امسال جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر (ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار) ۱۹۵۵ء کو ہوگا۔ حسب دستور سٹیج ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ جو احباب ٹکٹ حاصل کرنا چاہیں۔ وہ اپنی درخواستیں بتصدیق امیر یا صدر جماعت آخر نومبر تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ یاد رہے۔ کہ سٹیج ٹکٹ ایک محدود تعداد میں جاری کئے جائیں گے۔ لہٰذا امراء وصدر صاحبان صرف ایسے احباب کی سفارش کریں۔ جو حقیقتاً مستحق ہوں بشلاً صحابی ہوں۔ ضعیف یا کوئی اور معذوری ہو۔ غیر از جماعت معززین کے لئے بھی انتظام ہوگا۔ جہاں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ ایسی ٹکٹوں کے حصول کے لئے امراء وصدر صاحبان آپ خود دفتر ہذا کو لکھیں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

لٹریچر بموقعہ سالانہ اجتماع

مرکز سلسلہ میں آکر احباب کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ واپسی سے پہلے کچھ نہ کچھ لٹریچر ضرور خرید اجائے۔ لیکن سالانہ اجتماع کے موقع پر اجتماع کے شبانہ روز مصروف پروگرام کے باعث خدام اکثر اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتے۔ اس لئے خواہشمند خدام مقام اجتماع میں ہی اپنی اپنی ضروریات خاکسار کو نوٹ کرا دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تعمیل کر دی جائے گی۔ خاکسار بشیر احمد منتظم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ولادت

میری ہمشیرہ عزیزہ حنیفہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب (سابق ننگل متصل قادیان حال مقیم چک $\frac{۳۷}{R-D}$ کریانوالہ ڈاکخانہ کھڑریانوالہ لائلپور) کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ منیر احمد نام تجویز ہوا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ محمد صدیق شاہد واقفِ زندگی از پشاور۔

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۲ نبوت ۱۳۳۲ ہش
الفضل لاہور ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء

غیر ملکی طاقتیں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آگ بھڑکا رہی ہیں

"اصابع الاستعمار التی تلعب وراء القادیانیۃ فی کل مکان"

عراقی اخبار "الانباء" کے مشہور مقالہ نگار کا ذاتی تجربہ

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

بغداد کے مشہور اخبار "الانباء" کے فاضل مضمون نگار الاستاذ علی الخیاط آفندی نے ذیل کا مقالہ اپنے اخبار میں شائع فرمایا ہے۔ گزشتہ ایام میں عراق میں بھی جماعت احمدیہ کے خلاف اخبارات نے شدید نکتہ چینی شروع کی تھی۔ جس پر "الانباء" کے مضمون نگار نے یہ مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ انہوں نے اس مضمون میں مسلم فرقوں کے اتحاد و یگانگت پر خاص زور دیا ہے۔ پھر انہوں نے یہ بتایا ہے۔ کہ استعماری طاقتوں کو مسلمانوں کا یہ اتفاق بہت ناگوار ہے۔ اور وہ اپنے تمام ذرائع سے کام لے کر مسلمانوں میں تفرقہ و شقاق پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں ایک غیر ملکی استعماری طاقت نے انہیں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے آلہ کار بنانا چاہا۔ اور احمدیوں کی تکفیر پر آمادہ کرنے کی کوشش کی اور ہر ممکن طریقہ سے طمع دلائی۔ فاضل مقالہ نگار لکھتے ہیں کہ اس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ قائم کرنے کی یہ وجہ تھی۔ کہ جماعت احمدیہ نے یہودی حکومت کے خلاف مسلمانان عالم بالخصوص عرب ممالک کے اتحاد کے لئے کامیاب کوششیں شروع کر رکھی تھیں ان کوششوں سے گھبرا کر استعماری طاقتوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتوے اور تکفیر اور اس کی تشہیر کو آلہ کار بنانا چاہا تھا۔ ہم ذیل میں فاضل مقالہ نگار کا پورا مضمون حرف بحرف نقل کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔ "اصابع الاستعمار تلعب وراء القادیانیۃ فی کل مکان" کے زیرعنوان لکھتے ہیں:۔

قامت بعض الصحف فی الآونۃ الاخیرۃ بتوجیہ النقد ضد جماعۃ القادیانیۃ بصورۃ مستمرۃ۔ وبشکل یثیر الاھتمام.. فماھی القادیانیۃ وما ھو الدافع لانتقادھا بھذہ الصورۃ علی صفحات الصحف۔

ھناک مشکلۃ معقدۃ بین القادیانیین وخصومھم نظرا للتھم التی تکال الیھم حقا او باطلا.. فالقادیانیون یطلقون علی انفسھم (الجماعۃ الاحمدیۃ) ویدعون انھم من اتباع میرزا غلام احمد الذی کان یسکن فی قریۃ قادیان فی الھند والذی ارسلہ اللہ لتوثیق عری الدین.. ویعتبرونہ المھدی الموعود والمسیح المعھود الذی تنبأت الکتب الدینیۃ بمجیئہ فی آخر الزمان.... وھم متمسکون بتعالیم الاسلام ومتعصبون للدیانۃ الاسلامیۃ ویعتنقون المذھب الحنفی... واما خصومھم فیطلقون علیھم لقب (القادیانیۃ) ویعتبرونھم مرتدین عن الدیانۃ الاسلامیۃ رغم تظاھرھم بالتمسک بالدین الاسلامی ورغم ادائھم الفرائض الدینیۃ حسب شریعۃ الاسلامیۃ۔ یسمیھا الیوم بل مضی علی تاسیسھا سبعون سنۃ فی قریۃ قادیان بالھند۔ واتبعھا بعض الذی کانوا یعتبرونھا الطریقۃ الحقۃ حسب اعتقادھم۔ وسواء اکانت ھذہ الطریقۃ حقۃ او باطلۃ وسواء اکانت ھذہ الفئۃ مسلمۃ او خارجۃ علی الاسلام فلیس ھناک مایبرر للصحف انتقادھا بھذا الشکل وفی مثل ھذہ الوقت الذی یحتاج فیہ المسلمون الی الاتحاد وجمع الصفوف لمواجھۃ الاخطار المحیطۃ بھم من کل جانب

وقد یستغرب القراء اذا عرفوا ان لیس فی العراق من اتباع ھذہ الجماعۃ سوی ثمانی عشر عائلۃ فقط تسکن تسع منھا فی بغداد واربع فی البصرۃ واربع فی الحبانیۃ وعائلۃ واحدۃ فی خانقین وان جمیع ھؤلاء جاؤوا من الھند الی العراق بقصد التجارۃ وقد تجنس بعضھم بالجنسیۃ العراقیۃ کما بقی البعض الآخر علی جنسیتھم الھندیۃ التی استبدلوھا بالباکستانیۃ بعد تقسیم الھند وبالرغم من مرور عشرات السنین علی بقاء ھؤلاء فی العراق فانھم لم یدخلوا شخصا واحدا من العراقیین فی زمرتھم ولیس لھم ای معبد خاص او اجتماعات مذھبیۃ خاصۃ ویقتصر نشاطھم علی توزیع بعض الصحف والکراسات التی تبحث عن رقی الاسلام۔ او الدفاع عن عروبۃ فلسطین او کیان بعض الدول الاسلامیۃ والآن یتساءل القاری اذا کان الامر کذالک فما ھو سبب ھذہ الحملۃ وھذا الانتقاد علی صفحات الجرائد؟ لیس ھناک سوی سبب واحد وھو اصابع الاستعمار الذی یلعب دورا ھاما فی ھذہ القضیۃ لبث الشقاق والتفرقۃ بین المسلمین الذین لازالوا بانتظار الیوم الموعود الذی یقومون فیہ بجولتھم الثانیۃ لتطھیر البلاد المقدسۃ من ارجاس الصھیونیۃ واعادۃ فلسطین الی اصحابھا الشرعیین۔ ان الاستعمار یخشی ان تتحقق حلم العرب ھذا وتزول دولۃ اسرائیل التی تحمل الکثیر من المشاق فی سبیل تکوینھا فیعمد الی اثارۃ الشقاق بین طوائف المسلمین باثارۃ النعرات وتقوم بعض العناصر بتکفیر فئۃ الاحمدیۃ والتشھیر بھم

گزشتہ دنوں بعض اخبارات نے قادیانی جماعت کے خلاف پے در پے ایسی صورت میں نکتہ چینی کی ہے۔ کہ جس کی طرف انسان کو توجہ کرنی پڑتی ہے۔ قادیانیت کیا ہے؟ اور اخبارات میں اس کے متعلق اس طرح نکتہ چینی کرنے کی کیا وجہ ہے؟

قادیانیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان ایک مشکل در پیش ہے۔ قطع نظر اس امر کے کہ وہ الزامات جو قادیانیوں پر لگائے گئے ہیں وہ درست ہیں یا غلط ہیں۔ قادیانی لوگ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں۔ اور وہ میرزا غلام احمد صاحب کے پیرو ہونے کے مدعی ہیں۔ جو ہندوستان میں قادیان کی بستی میں رہتے تھے۔ اور جنہیں ان کے دعووں کے مطابق اللہ تعالےٰ نے اس لئے بھیجا تھا کہ دین اسلام کو مستحکم کریں۔ قادیانی انہیں وہی مہدی موعود اور مسیح موعود سمجھتے ہیں۔ جن کے آخری زمانہ میں آنے کے متعلق مختلف مذہبی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ قادیانی اسلامی احکام پر عمل پیرا ہیں اور اسلام کے لئے غیرت رکھتے ہیں اور وہ حنفی المذہب کی پیروی کرتے ہیں۔

احمدیوں کے مخالف انہیں قادیانی کے لفظ سے پکارتے ہیں۔ اور ان کے ظاہری طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے اور شریعت کے مطابق دینی فرائض کے ادا کرنے کے باوجود انہیں مرتد قرار دیتے ہیں۔

احمدیت یا قادیانیت کوئی آج سے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ قریباً ستر سال پہلے ہندوستان کے شہر قادیان میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ اور جو لوگ اس طریقہ کو درست سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق اس کی پیروی کی۔ ہمارے نزدیک خواہ یہ طریقہ درست ہو یا باطل ہو خواہ یہ لوگ مسلمان ہوں یا اسلام سے خارج ہوں بہر حال اخبارات کے لئے کوئی معقول وجہ اس امر کی نہیں ہے۔ کہ وہ اس نازک وقت میں جبکہ مسلمانوں کو چاروں طرف کے خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے۔ اس طرز پر قادیانیت کو اپنی تنقید کا ہدف بنائیں۔

شاید قارئین کو تعجب ہوگا۔ جب انہیں یہ معلوم ہوگا کہ سارے عراق میں اس جماعت کے صرف ۱۸ خاندان بستے ہیں ۹ خاندان بغداد میں چار بصرہ میں ۴ حبانیہ میں اور ایک خاندان خانقین میں اور یہ سب لوگ ہندوستان سے عراق میں تجارت کی نیت سے آئے تھے۔ بعض نے ان میں سے عراقی قومیت کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لئے ہیں۔ اور بعض اپنی ہندوستانی قومیت پر قائم رہے جسے انہوں نے ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستانی قومیت میں تبدیل کر لیا۔

عراق میں اتنا عرصہ رہنے کے باوجود انہوں نے کسی عراقی شخص کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کیا ان کا کوئی اپنا معبد نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کے کوئی خاص مذہبی اجتماعات ہیں۔ ان کی ساری جدوجہد بعض اخبارات اور ایسے ٹریکٹ تقسیم کرنے میں منحصر ہے۔ جن میں اسلام کے غلبہ کے متعلق دلائل دیئے گئے ہیں یا فلسطین اور بعض اسلامی حکومتوں کے دفاع پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس جگہ پر پڑھنے والے کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب واقعہ یہ ہے تو اخبارات میں قادیانیوں پر اس طرح نکتہ چینی کرنے اور اس حملے کی کیا وجہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس کا صرف ایک سبب ہے اور وہ یہ کہ استعماری طاقتیں مسلمانوں میں تفرقہ اور شقاق پیدا کرنے کے لئے خاص کوشش کر رہی ہیں۔ اور وہ انہیں اپنی انگلیوں پہ نچانا چاہتی ہیں۔ کیونکہ مسلمان ابھی تک اس انتظار میں ہیں۔ کہ وہ یوم موعود کب آتا ہے۔ کہ جب وہ دوبارہ بلاد مقدسہ کو یہودیت کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے متحدہ قدم اٹھائیں گے۔ اور فلسطین اس کے جائز اور شرعی حقداروں کو مل سکیگا۔ استعماری طاقتیں ڈرتی ہیں کہ کہیں عربوں کا یہ خواب پورا نہ ہو جائے۔ اور اسرائیل کی سلطنت صفحہ ہستی سے مٹ نہ جائے۔ جس کے قائم کرنے کے لئے انہوں نے بڑی بڑی مشکلات برداشت کی ہیں۔ اس لئے یہ غیر ملکی حکومتیں ہمیشہ کوشش کرتی ہیں کہ مسلمانوں میں مختلف نعرے لگوا کر منافرت پیدا کی جائے اور بعض فرقے احمدیوں کی تکفیر اور ان پر نکتہ چینی کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں

حتی یؤدی ذالک الی انشقاق بین الباکستان وبین بعض الدول العربیة التی تقوم صحفها بتکفیر ظفر اللہ خان وزیر خارجیہ باکستان الذی یتبع الطریقة الاحمدیة.

ولعل کثیرا من القراء یذکرون محاولة بعض العناصر فی باکستان قبل مدة تاسیس دالاسلامستان) ای جامعة الدول الاسلامیة وذالک بجمع کافة الدول الاسلامیة فی منظمة واحدة لیتیسر سیاستها الخارجیة والمحافظة علی کیانها واستقلالها الا ان ھذہ المحاولة بارت بالفشل بعد ان وقف بعض العناصر منها موقفا معارضا. و کان من جملة الاسباب التی ردت الی فشل ھذا المشروع ھو سلاح التکفیر الذی ناولہ الاستعمار لید بعض المتطرفین لیشھروہ فی وجوہ الذین تبنوا المشروع المذکورة لانھم قادیانیون ومارقون عن الاسلام.

وقد یظن بعض القراء ان ما اذکرہ من تدخل الاستعمار فی ھذہ القضیة لیس الا ولید الحدس والظن الا انی اؤکد للقراء بانی مطلع کل الاطلاع علی تدخل الاستعمار فی ھذہ القضیہ اذ انہ حاول ان یتخذنی فیھا بالذات عام ۱۹۴۸ء اثنا حرب فلسطین.

کنت حینئذ احرر احد الصحف الفکاھیة وکانت من الصحف الانتقادیة المعروفة فی عھدھا وقد ارسل الی موظف مسئول فی احدی الھیئات الدبلوماسیة الاجنبیة فی بغداد یدعونی لمقابلتہ ...... وبعد تقدیم المجاملہ وکیل المدیح علی الاسلوب الذی اتبعہ فی النقد رجانی ان انتقد الجماعة القادیانیة علی صفحات الجریدة المذکورة باللذع طریقة ممکنة لانھا جماعة مارقة عن الدین.....

فاجبتہ فی بادی الامر بانی لا اعلم شیئًا عن ھذہ الجماعة وعن معتقداتھا ولذالک لایمکننی ان انتقدھا فزودنی ببعض الکتاب التی تبحث فی معتقدات القادیانیة کما انہ زودنی ببعض المقالات عسی ان تنفعنی بعض عباراتھا فی کتابة مقالاتی الموعودة.

واستطعت ان اطلع علی بعض عقائد الجماعة من مطالعة الکتب التی زودنی بھا مسئول المذکور والتی

یہاں تک کہ اس طریق سے حکومت پاکستان اور بعض ان عرب حکومتوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے۔ جن کے اخبارات پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں احمدی کو کافر قرار دیتے ہیں۔

غالباً بہت سے پڑھنے والوں کو یاد ہوگا۔ کہ کچھ عرصہ قبل پاکستان کی بعض جماعتوں نے اس امر کی کوشش کی تھی۔ کہ مسلمان حکومتوں کا ایک اسلامی بلاک قائم کیا جائے۔ تاکہ ان کی ہستی اور ان کی آزادی قائم رہے۔ اور ان کی بیرونی سیاست ایک نہج پر چلے۔ مگر یہ کوششیں بعض دوسری مسلمان جماعتوں کی مخالفت کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکیں۔ اس تجویز کی ناکامی کے اسباب میں در حقیقت بڑا سبب وہ مسئلہ تکفیر ہے۔ جو بعض انتہا پسند مولویوں کے ہاتھ میں استعماری طاقتوں نے دیا تھا۔ تاکہ وہ اس تجویز کے محرکین کو قادیانی اور اسلام سے خارج کہہ کر اس کو ناکام بنانے کی کوشش کریں۔

شاید کسی شخص کو یہ خیال پیدا ہو۔ کہ میرا اس معاملے میں استعماری طاقتوں کو دخل انداز قرار دینا صرف ظن اور گمان ہے۔ مگر میں قارئین کرام کو پورے یقین کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس امر کی پوری پوری اطلاع ہے۔ کہ در حقیقت یہ سب کارروائی استعماری طاقتیں کروا رہی ہیں کیونکہ فلسطین کی گذشتہ جنگ کے ایام میں ۱۹۴۸ء میں خود مجھ کو اس معاملے میں آلہ کار بنانے کی کوشش استعماری طاقتوں نے کی تھی۔

ان دنوں میں ایک ظرافتی پرچے کا ایڈیٹر تھا۔ اور اس کا انداز حکومت کے خلاف نکتہ چینی کا انداز تھا۔ چنانچہ انہی دنوں مجھے ایک غیر ملکی حکومت کے ذمہ دار نمائندہ مقیم بغداد نے ملاقات کے لئے بلایا اور کچھ چاپلوسی اور میرے انداز نکتہ چینی کی تعریف کرنے کے بعد مجھے کہا۔ کہ آپ اپنے اخبار میں قادیانی جماعت کے خلاف زیادہ سے زیادہ دلآزار طریق پر نکتہ چینی جاری کریں۔ کیونکہ یہ جماعت دین سے خارج ہے ....

میں نے جواب میں عرض کیا۔ کہ مجھے تو اس جماعت اور اس کے عقائد کا کچھ پتہ نہیں۔ میں ان پر کس طرح نکتہ چینی کر سکتا ہوں۔ اس نمائندے نے مجھے بعض ایسی کتابیں دیں۔ جن میں قادیانی عقائد پر بحث کی گئی تھی۔ اور اس نے مجھے بعض مضامین بھی دیئے۔ تا وہ مجھے اپنے مقالات کے لکھنے میں فائدہ دیں چنانچہ ان کتابوں کے مطالعہ سے مجھے اس جماعت کے بعض عقائد کا علم ہوا۔ لیکن میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہ دیکھی۔ جس سے میرے عقیدہ کے مطابق انہیں کافر قرار دیا جا سکے۔ اس استعماری نمائندہ

لم احد فیھا شیئا یدل علی تکفیرھم حسب اعتقادی وبعد عدة مقابلات طلبت منہ ان یعذرنی عن تلک المھمة نظرا لاعتقادی بان ذالک یسبب الشقاق بین الطوائف الاسلامیة فی الھند. فقلت لہ ان اقوال علماء الھند لیست اقوی حجة من الآیة القرآنیة التی تصرح بان لاتقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنًا...... فما کان منہ الا ان قال غاضبًا وھل اثرت فیک دعایة القوم فخرجت عن الاسلام و اصبحت قادیانیا واخذت تدافع عنھم ...... فقلت متھکما کن علی یقین یا ھذا بانی لا استطیع ان ادعی بانی مسلم بکل ما فی ھذہ الکلمة من معنی بالرغم من قضائی عشرات السنین بین المسلمین فھل تکفی مطالعة بضعة کتب للقادیانیة ان تجعلنی قادیانیاً.

وقد اطلعت خلال ترددی علی ھذہ الھیئة بانی لست الوحید المکلف بھذہ المھمة بل ھناک اناس اخرون یشارکوننی التکلیف کما انی لم اکن الشخص الوحید الذی رفض بل رفضہ غیری ایضًا.

کان ذالک عام ۱۹۴۸ فی الوقت الذی اقتطع فیہ جزء من الاراضی المقدسة وقدم لقمة سائغة للصھیونیین وانی اظن ان اقدام الھیئة المذکورة علی مثل ھذا العمل کان ردفعل للکراستین اللتین نشرتھما الجماعة الاحمدیة فی ذالک العام بمناسبة تقسیم فلسطین وکانت احدھا بعنوان ھیئة الامم المتحدة و قرار تقسیم فلسطین التی کانت تبحث فی المؤامرات التی دبرت فی الخفاء بین المستعمرین والصھیونیین و کانت الثانیة بعنوان (الکفر ملة واحدة) وکانت تحث المسلمین علی توحید الصفوف وجمع المال للمحاربة الصیھونیین وتطھیر البلاد المقدسة من ارجاسھم.

ھذا ما اطلعت علیہ بنفسی فی ذالک الحین وانی واثق کل الوثوق بان الاحمدیین ماداموا یبذلون الجھود لجمع کلمة المسلمین و توحید صفوفھم ویبحثون عن اسباب للمسلمین للقضاء علی دولة اسرائیل اللقیطة ضیعة المستعمرین فان الاستعمار لن یتوان عن تحریک

سے چند ملاقاتوں کے بعد میں نے اس کام کے کرنے سے معذرت پیش کر دی۔ اور کہا کہ میرے عقیدہ کے مطابق یہ طریق اس وقت اسلامی فرقوں میں اختلاف و انشقاق بڑھانے والا ہے۔ اس شخص نے مجھے کہا۔ کہ قادیانی تو مسلمان ہی نہیں۔ اور ہندوستان کے تمام فرقوں کے علماء انہیں کافر قرار دے چکے ہیں۔ میں نے اس سے کہا۔ کہ ہندوستانی علماء کے اقوال قرآن مجید کی اس آیت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لاتقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا۔ کہ جو شخص تمہیں السلام علیکم کہے۔ اس کو کافر مت کہو۔ میرا اتنا کہنا تھا۔ کہ وہ شخص غضبناک ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیانی پراپیگنڈے نے تمہارے دل پر بھی اثر کر دیا ہے۔ اور تو قادیانی بن گیا ہے۔ اور اسلام سے خارج ہو گیا ہے۔ اسی لئے تو ان کی طرف سے جواب دے رہا ہے۔ میں نے مذاق کرتے ہوئے کہا۔ کہ جناب یقین جانیں۔ کہ میں اتنے لمبے عرصے سے مسلمان کہلانے اور مسلمانوں میں رہنے کے باوجود یہ دعویٰ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں صحیح معنوں میں مسلمان ہوں۔ تو کیا قادیانیت کے متعلق چند کتابوں کا مطالعہ مجھے قادیانی بنا سکتا ہے۔

میں جن دنوں اس سفارت خانہ میں جایا کرتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ میں اکیلا ہی اس کام کے لئے مقرر نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ کچھ اور لوگوں کو بھی اس میں شریک کیا جا رہا ہے۔ پھر مجھے یہ بھی پتہ لگا۔ کہ اس کام کے کرنے سے صرف میں نے ہی انکار نہیں کیا۔ بلکہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی استعمار کا آلہ بننے سے انکار کر دیا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ۱۹۴۸ء میں ارض مقدسہ کا ایک حصہ کاٹ کر صیہونی حکومت کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ اور اسرائیلی سلطنت قائم ہوئی تھی۔ اور میرا خیال ہے مذکورہ بالا سفارت خانہ کا یہ اقدام در حقیقت ان دو ٹریکٹوں کا عملی جواب تھا۔ جو تقسیم فلسطین کے موقع پر اسی سال جماعت احمدیہ نے شائع کئے تھے۔ ایک ٹریکٹ کا عنوان "ھیئة الامم المتحدہ و قرار تقسیم فلسطین" تھا جس میں مغربی استعماری طاقتوں اور صیہونیوں کی ان سازشوں کا انکشاف کیا گیا تھا۔ جن میں فلسطینی بندرگاہوں کے یہودیوں کو سپرد کر دیئے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ دوسرا ٹریکٹ "الکفر ملة واحدة" کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں مسلمانوں کو کامل اتحاد اور اتفاق رکھنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ اور صیہونیوں کے مقابلہ اور ارض مقدسہ کو ان سے پاک کرنے کیلئے اموال جمع کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔

یہ وہ واقعہ ہے۔ جس کا مجھے ان دنوں ذاتی طور پر علم ہوا تھا۔ اور مجھے پورا یقین ہے۔ کہ جب تک احمدی لوگ مسلمانوں کی جماعتوں میں اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جب تک وہ ان ذرائع کو اختیار کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ جن سے استعماری طاقتوں کی پیدا کردہ حکومت اسرائیل کو ختم کرنے میں مدد مل سکے۔ تب تک استعماری طاقتیں بعض لوگوں اور فرقوں کو اس بات پر آمادہ کرنے میں

(باقی صفحہ ۷ پر)

اقوام متحدہ کی کارکردگی پر ایک نظر

(۲)

فن اور کاریگری میں ترقی

ان احساسات کا مظاہرہ اقوام متحدہ اور اس کے مخصوص اداروں کی شکل میں ہوا ہے۔ ان اداروں نے بین الاقوامی اقتصادی مسئلوں کو حل کرنے کے لئے ایک ایسا زبردست وسیلہ مہیا کیا ہے۔ جس کی مثال تاریخ میں اس سے پہلے نہیں ملتی۔ مختلف قسم کے فنی امداد کے پروگرام مہیا کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جا چکا ہے۔ تاکہ پسماندہ ملک اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بین الاقوامی علم و فنون اور سائنس کی ایجادوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ امداد صرف قومی حکومتوں کی درخواست پر دی جاتی ہے۔ اور جولائی ۱۹۵۰ء سے لے کر اب تک تقریباً ۱۰۰ ملکوں اور علاقوں کو یہ فنی امداد دی جا چکی ہے۔

بعض اوقات یہ امداد ایک مشن کی صورت میں مہیا کی جاتی ہے۔ جسے حکومت کی درخواست پر اس لئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ اس ملک کی اقتصادی صلاحیت کا جائزہ لینے میں مشورے دے۔ اور اس کے قدرتی وسائل کو ترقی دینے میں ہاتھ بٹائے کبھی یہ امداد ایک ماہر کی شکل میں دی جاتی ہے۔ جو پہاڑی علاقے میں پیداوار اور کاشت بڑھانے کے لئے مشورے دیتا ہے۔ اور کسانوں کو پرانی قسم کے اوزاروں کی جگہ نئے اوزار استعمال کرنے کی ہدایت دے کر ان کی پیداوار میں اضافہ کر دیتا ہے۔ یا کبھی غیر ملک سے اعداد و شمار کے ماہرین بھیجے جاتے ہیں کیونکہ اعداد و شمار جمع کئے بغیر موثر اقتصادی ترقی عمل میں نہیں آ سکتی۔ فنی امداد کے ذریعہ کہیں آبپاشی کے لئے بند باندھے جاتے ہیں۔ جس سے زرعی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ لوگوں کی خوراک میں مدد کے لئے ماہی گیری کے نئے طریقے بتلائے جاتے ہیں کسی ملک میں نئی بندرگاہ بنانے کے گر سکھائے جاتے ہیں۔ اور کہیں صنعتی کارخانوں کی پیداوار بڑھانے کا مسئلہ حل کیا جاتا ہے۔ اب تک تین ہزار سے زیادہ ماہرین جو تقریباً ساٹھ ملکوں سے آئے تھے۔ فنی امداد کا کام کر چکے ہیں۔ ان میں سے بعض ماہر ایسے ملکوں سے آئے تھے۔ جو خود کسی اور معاملہ میں فنی امداد کے طالب تھے۔

اس پروگرام کے ماتحت چار ہزار سے زیادہ وظیفے دئے گئے ہیں۔ تاکہ دوسرے ملکوں میں جا کر ایسے علم و ہنر کی تربیت حاصل کی جائے جو اپنے ملک میں میسر نہیں ہیں۔ اس قسم کے وظیفے پانے والے بعض دفعہ پسماندہ ملکوں میں جا کر بھی نئی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔ ۶۰ ملکوں کے باشندوں کو اس قسم کے وظیفے دئیے جا چکے ہیں۔

طبقاتی مسائل کا حل

اقوام متحدہ نے تین بڑے بڑے علاقوں کی قوموں کو ایک دوسرے کے تعاون سے طبقاتی اقتصادی کمیشنوں کے ذریعہ مشترکہ اقتصادی مسائل حل کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ وہ تین بڑے بڑے علاقے یہ ہیں (۱) یورپ (۲) ایشیا اور مشرق بعید اور (۳) جنوبی امریکہ اقتصادی کمیشن۔ اقتصادی معلومات کا بڑا ذخیرہ فراہم کر رہے ہیں۔ ان معلومات کے ذریعے اقتصادی رجحانات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور حکومتوں کو مناسب اقتصادی لائحہ عمل تیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ باہمی تجارت کو فروغ دینے کے لئے موقعے مہیا کئے جاتے ہیں۔ مثلاً کوئلے اور ایندھن کی قلت کی وجہ سے صنعت کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی اسے دور کرنے کے لئے مناسب تدابیر اقتصادی کمیشن کے وسیلے سے ہی تیار کی گئی تھیں۔

معاشرتی حالات کی بہتری

بیماریوں سے ایک معقول حد تک چھٹکارا ایک ایسی خوراک جس سے تندرستی قائم رہے۔ ایسا گھر جس میں کم از کم ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس حد تک تعلیم کہ انسان اپنی حالت بہتر کرنے کی ترقی کر سکے محنت مزدوری کے لئے ایسا ماحول کہ جس میں ہنر دکھلانے کا موقعہ مل سکے۔ جس کی مزدوری اور معاوضہ سے ضروریات پوری ہو سکیں۔ اور جس کے کام کرنے سے معاشرے میں عزت بن سکے۔ یہ ہیں وہ بنیادی باتیں جن پر ایک صحت مند معیار زندگی کی بنیاد قائم رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں دنیا کے نصف سے زیادہ باشندوں کی دسترس سے باہر ہیں۔

ان حالات کو بہتر بنانے کے لئے اقوام متحدہ نے مخصوص اداروں کے ساتھ مل کر دنیا کے ضرورتمند ملکوں کو مدد پہنچانے کا پروگرام تیار کیا ہے۔ ان ملکوں کی مدد اس طریقے سے کی جاتی ہے۔

- درخواست آنے پر صحت اور غذا کو عمدہ خوراک بہم پہنچا کر اور غذا کے متعلق عملی مشورے دے کر بہتر بنایا جاتا ہے۔
- درخواست آنے پر صحت، خاندان اور بچوں کی دیکھ بھال سے متعلق کام کرنے والے اداروں کی حالت بہتر بنائی جاتی ہے۔
- معاشرتی حفاظت کے متعلق اقدامات تجویز کئے جاتے ہیں۔
- ان لاکھوں بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسے فراہم کرنے میں مدد کی جاتی ہے جو اب تک ان سے محروم ہیں۔ اور تعلیم کے لئے معیار زندگی بلند کیا جاتا ہے۔
- خصوصاً کم آمدنی والے طبقے کیلئے بہتر مکانات اور جماعتی طور پر فائدہ اٹھانے کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔
- روزگار دلوانے کے لئے زیادہ موقعے فراہم کئے جاتے ہیں۔ مزدوروں کا معیار بلند کیا جاتا ہے۔ اور انہیں تربیت دلانے کے وسیلے بتائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مالک اور مزدور کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرائے جاتے ہیں۔ جن کی بنیاد تعمیری اصولوں پر رکھی جاتی ہے۔

بچوں کی امداد

تمام انسان جو معاشرتی ترقی کے خواہاں ہیں بنیادی انسانی حقوق کے متعلق وسیع تر ضمانت چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ ایسے انسانوں کو ایک دوسرے کے انسانی حقوق کی عزت منوانے کے لئے کام کا موقعہ دیا جائے۔ اور نسلی، جنسی، لسانی اور مذہبی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کے لئے بنیادی آزادیاں تسلیم کرائی جائیں۔ اقوام متحدہ کے وسیلے سے ایسے انسانوں نے آپس میں مل کر پہلی مرتبہ بین الاقوامی طور سے انسانی حقوق کی تعریف قائم کی ہے۔ جس کا انسانی حقوق کے عالمی منشور کے نام سے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اعلان کیا تھا۔ اور اب ہر سال اسی روز اس واقعہ کی یاد میں "یوم حقوق انسانی" منایا جاتا ہے۔ اس منشور نے چند مقاصد بتلائے ہیں۔ جنہیں ہر انسان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً زندہ رہنے کا حق آزادی کا حق۔ شخصی حفاظت کا حق۔ تعلیم حاصل کرنے کا حق۔ قانون کی نظر میں سب کے لئے مساوات کا حق۔ ہر شخص کے لئے نقل و حرکت کا حق۔ مذہبی آزادی۔ انجمن میں شریک ہونے کی آزادی۔ معلومات حاصل کرنے کی آزادی۔ توسیع حاصل کرنے کی آزادی۔ سازگار حالات میں محنت مزدوری کرنے کی آزادی اور اس کے ساتھ ایک جیسے کام کے لئے برابری کی مزدوری اور شادی بیاہ کرنے کی آزادی اور اس کے ساتھ خاندان قائم کرنے کا حق۔

اقوام متحدہ کے ایما پر ایک رپورٹ تیار کی گئی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس حق کے عالمی استعمال میں کون کونسی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اس رپورٹ پر اگلا ملک اور سوشل کونسل کے ۱۹۵۴ء والے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔

اقوام متحدہ نے صحافیوں کے لئے بین الاقوامی اخلاق کا ایک معیار مرتب کیا ہے۔ اس معیار کو اب اخبار نویسوں کے پاس ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تاکہ پیشہ ور صحافیوں کی ایک کانفرنس طلب کر کے اس معیار کو مکمل کر دیا جائے اس کے علاوہ ایک اور معاہدہ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے خبروں کی تردید کا حق دیا گیا ہے۔ اور اب اس بین الاقوامی معاہدے پر مختلف ملک دستخط کر رہے ہیں۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی خبر ایسی شائع ہو جائے۔ کہ جس سے کسی ملک کی عزت اور وقار کو صدمہ پہنچتا ہو۔ یا اس خبر کے ذریعے اس ملک کے بین الاقوامی تعلقات کے خراب ہونے کا اندیشہ پیدا ہو سکتا ہو تو اس ملک کو حق دیا جائے گا۔ کہ اس کی تردید کرے اور اس تردید کی اشاعت بھی اتنے ہی وسیع پیمانے پر کی جائے گی جتنی کہ غلط خبر کی ہوئی تھی

اقوام متحدہ کے اخراجات

اقوام متحدہ کی مختلف سرگرمیوں کا خرچ اس کے باقاعدہ بجٹ سے نکلتا ہے۔ اور اس بجٹ کے لئے ہر ممبر ملک ایک مقررہ رقم فیس کے طور پر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور ذرائع سے بھی آمدنی ہوتی ہے مثلاً تمام عملے کے افراد کی تنخواہوں سے ایک قسم کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ ٹکٹ چھاپ کر فروخت کرتی ہے مطبوعات کی فروخت سے روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ جو سامان ضرورت سے زائد ہو اسے بیچ کر رقم جمع کی جاتی ہے۔ اور مخصوص اداروں کو دفتر کی جگہ دے کر ان سے کرایہ لیا جاتا ہے۔

۱۹۵۳ء میں اقوام متحدہ کے جملہ اخراجات کا تخمینہ ۵ کروڑ ڈالر لگایا گیا تھا۔ اور اس کی مختلف ذریعوں سے آمدنی تقریباً ۶۲ لاکھ ۸۳ ہزار ڈالر تھی چنانچہ تمام ممبروں کے ذمے ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر سے بھی کم کا خرچ پڑا تھا۔

اگر اقوام متحدہ کے اخراجات کی رقم کو تمام ملکوں میں بانٹ دیا جائے اور ہر ملک اپنے حصہ کی رقم شہریوں پر تقسیم کر دے۔ تو ہر شہری کے حصہ میں بہت معمولی سی رقم کی ذمہ داری آئیگی استنبول کے ہر شہری کو اس مد میں صرف اتنی رقم دینی ہوگی کہ جس سے عورتوں کے بالوں میں لگانے کے چند پن خریدے جا سکتے ہیں۔ قاہرہ کا ہر باشندہ جتنی رقم ادا کرے گا اس سے سستی قسم کے ۲ سگریٹ خریدے جا سکتے ہیں۔ فرانس میں اس رقم سے ایک روزانہ اخبار خریدا جا سکے گا۔ اور بھارت میں ہر شہری صرف اتنی رقم ادا کرے گا کہ اس سے گھنٹہ بھر کے لئے تانگہ کرایہ پر لیا جا سکتا ہے۔

عطیے

اقوام متحدہ میں آمدنی کا ایک اور ذریعہ مختلف حکومتوں کے عطیات ہیں۔ مثلاً اس طریقے سے فنی امداد کے پروگرام کے اخراجات جمع کئے جاتے ہیں یہ پروگرام اقوام متحدہ کا فنی امداد کا شعبہ مخصوص اداروں (بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن ادارہ خوراک و زراعت۔ ادارہ ثقافتیہ یونسکو عالمی ادارۂ صحت۔ ادارہ مواصلات، اور ادارہ موسمیات) کے ساتھ مل کر چلا رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں اس پروگرام کے سلسلے میں ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ کے عطیات کے وعدے کئے گئے تھے۔ اور یکم دسمبر ۱۹۵۳ء تک اس فنڈ میں ۲ کروڑ ۳۷ لاکھ کے وعدے وصول ہو چکے ہیں۔

گورنر جنرل کا اقدام جمہور کی خواہش کے عین مطابق ہے

شورش پسندی اور انتشار و افتراق کو ختم کر دیا جائیگا

(سکندر مرزا)

کراچی ۔ یکم اکتوبر ۔ وزیر داخلہ پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا نے مرکز میں فوجی حکومت کے خیال کو لغو قرار دیتے ہوئے کہا کہ حالیہ حکومتی ردو بدل کی نوعیت محض انتظامی ہے ــــ آپ نے غیر ملکی اخبار نویسوں سے جوابی سوال کیا کہ کراچی میں فوج ہے ہی کہاں؟ جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔ انہیں دراصل خبر ہی نہیں کہ فوجی حکومت کیا چیز ہوتی ہے ۔ جنرل مرزا نے اپنے "سپاہی" ہونے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی شورش ہوئی ۔ تو اسے سختی سے کچل دیا جائے گا ۔ اور ملک سے صوبائی عصبیت کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے گا ۔ وزیر داخلہ نے صوبوں کو ختم کرنے کے متعلق کسی رائے کے اظہار سے گریز کیا ۔ انہوں نے بتایا کہ وہ آئندہ انتخاب نہیں لڑیں گے ۔ کیونکہ وہ سیاستدان نہیں ہیں ۔

گورنر جنرل کے اعلان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے اپنے اندازہ کے مطابق ملک کے پچانوے فیصد باشندوں کو اس سے خوشی ہوئی ہے ملک میں جو کچھ ہو رہا تھا عوام اس سے تنگ اور عاجز آچکے تھے ۔

گورنر جنرل کے اقدام کے غیر جمہوری ہونے کا خیال ظاہر کئے جانے پر وزیر داخلہ نے جواب دیا کہ اس سلسلہ میں یہ اہم بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ ملک کی صرف سولہ فی صدی آبادی تعلیم یافتہ ہے انہوں نے کہا کہ اگر آپ امریکہ اور برطانیہ جیسی جمہوریت چاہتے ہیں ۔ تو آپ کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ یہ ملک سینکڑوں برس کے جمہوری تجربہ کے بعد اس مرحلہ پر پہونچے ہیں ۔ امریکہ کو جمہوری دور میں داخل ہونے سے پہلے خانہ جنگی کے مراحل سے گذرنا پڑا تھا ۔ گورنر جنرل کا اقدام جمہور کی خواہش کے مطابق ہے ۔

متعصب اور انتہا پسند جماعتیں پاکستان کی بدترین دشمن ہیں

ملک کے داخلی امن کی خاطر مذہب کو سیاست سے الگ رکھنا ضروری ہے

کراچی یکم نومبر ۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا ۔ کہ جب تک پاکستان میں مذہب کو سیاست سے علیحدہ نہیں کر دیا جاتا ۔ اس وقت تک ملک میں انتشار رہیگا ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مذہبی جماعتوں اور مذہبی جنونیوں کو سیاست میں حصہ نہیں لینا چاہیئے ۔ متعصب اور انتہا پسند جماعتیں پاکستان کی بدترین دشمن ہیں ۔

جنرل مرزا غیر ملکی نامہ نگاروں سے خطاب کر رہے تھے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ سابقہ آئین ساز اسمبلی کے بعض ارکان نے صوبائیت کا مسئلہ پیدا کر دیا تھا ۔ لیکن حکومت صوبہ پرستی کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کر رہی ہے ۔ وزیر داخلہ نے کہا ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں ۔ کہ جمہوریت میں ایک ایسے شخص کا وجود ضروری ہے جو ضرورت پڑنے پر عوام کو خودکشی سے بچا سکے . . . . .

. . . .

. . . . . انہوں نے کہا کہ ضرورت کے وقت صدر جمہوریہ امریکہ بھی ایسا قدم اٹھا سکتے ہیں اور پاکستان میں یہی حیثیت گورنر جنرل کو حاصل ہے

انقرہ یکم اکتوبر ۔ ترکیہ کی نئی قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس کا افتتاح جلال بایار کریں گے ۔ اور اس اجلاس میں نئے چیئرمین کا انتخاب بھی ہوگا ۔ مذکور اسمبلی کی میعاد چار سال ہے ۔

عراقی اخبار "الانباء" کے مشہور نامہ نگار کا ذاتی تجربہ

(بقیہ صفحہ ۵)

بعض الجهات لتشهير بهم بقصد تشتيت الكلمة ويجد بنا ان نذكر للقراء بان جامع (ووكنك) الذى يعد من اروع المساجد فى لندن والذى زاره مؤخرا الوفد الصحفي العراقى وصلى فيه قبل ايام قليلة يدار من قبل الجماعة الاحمدية وان مجلة (اسلاميك ريفيو) التى هى لسان حال المسلمين فى لندن تشرف عليها هذه الجماعة وقد شاهد الوفد الصحفى العراقى ان الجامع المذكور لا يختلف فى شئ عن بقية مساجد المسلمين ان الشعائر التى تقام فيه هى شعائر اسلامية .

(الانباء بغداد ۲۶)

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۴ء

کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گی ۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف اس قسم کی نفرت انگیزی اور نکتہ چینی کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں اتحاد نہ ہو سکے ۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے ۔ کہ ووکنگ مسجد جو لندن کی سب سے بڑی مسجد ہے ۔ اور جس کی زیارت کے لئے پچھلے دنوں عراقی صحافیوں کا ایک وفد بھی گیا تھا ۔ وہ جماعت احمدیہ ہی کی زیر نگرانی جاری ہے اور رسالہ "اسلامک ریویو" جو لندن میں مسلمانوں کی نمائندگی کرتا ہے ۔ وہ بھی اسی جماعت کی طرف سے چل رہا ہے ۔ عراق کے صحافیوں کا وفد اس امر کا مشاہدہ کر چکا ہے کہ وہ مسجد مسلمانوں کی دوسری مساجد سے کسی طرح مختلف نہیں ۔ اور اس میں خالص اسلامی عبادت ادا کی جاتی ہیں ۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ربوہ

پاکستان ان ملکوں میں سے ہے جن کی غذائی پیداوار سب سے کم ہے

کراچی یکم نومبر ۔ غذائی پیداوار میں اضافہ پاکستانی زرعی معیشت کے منصوبہ سازوں کے لئے آج کل سب سے زیادہ توجہ طلب مسئلہ بنا ہوا ہے ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نامہ نگار نے لکھا ہے ۔

کہ پاکستان ان ملکوں میں سے ہے ۔ جن کی غذائی پیداوار کا معیار سب سے پست ہے ۔

پاکستان کو دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کی سطح تک بلند کرنے کیلئے قومی منصوبہ سازوں کو زبردست کام سرانجام دینا ہوگا ۔

حکومت کی متعدد کمیٹیوں نے بار بار زور دیا ہے ۔ کہ غذائی پیداوار میں اضافہ کو خاص اہمیت دی جائے ۔ کیونکہ ملکی زرعی معیشت کی ترقی کا انحصار اسی پر ہے ۔ ۴۴

۴۴ پاکستان کا معاشی جائزہ لینے والی کمیٹی نے بھی گذشتہ سال اپنی رپورٹ میں ہدایت کی ہے کہ غذائی فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کی اسکیموں کو اولیت دی جائے ۔

اخوان المسلمون کے دفاتر سے اسلحہ کے ذخیرے اور اہم دستاویزات برآمد ہوئیں

قاہرہ یکم اکتوبر ۔ مصر کی وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ خلاف قانون الاخوان المسلمون کے مرشد عام حسن الہضیبی نے اسکندریہ کی ایک مضافاتی کوٹھی میں رہائش اختیار کر رکھی تھی ۔ اور ڈاکٹر وں کا سا ایک فرضی نام رکھ لیا تھا ۔ ہضیبی کو کل اسکندریہ سے گرفتار کر کے فوجی حراست میں قاہرہ لایا گیا ۔

حسن الہضیبی کی گرفتاری وزیر اعظم مصر کرنل عبدالناصر کی "چوک آزادی" میں تقریر کے چند گھنٹوں بعد عمل میں آئی ۔ کرنل ناصر نے ہزاروں اشخاص ۲ کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہضیبی نے حکومت کے خلاف اعلان جہاد کر دیا تھا ۔ کرنل ناصر نے ہضیبی پر عوام کی حمایت حاصل کرنے کے لئے مذہب کا نام استعمال کرنے کا الزام عائد کیا ۔

وزیر قومی ہدایات میجر صلاح سالم نے کہا کہ اخوان رہنما کا واحد مقصد اقتدار حاصل کرنا تھا

پولیس نے الاخوان المسلمون کے مرکزی اور صوبائی دفاتر کو مہر بند ، املاک اور سرمایہ کو ضبط اور ایک ہزار سے زائد ارکان کو گرفتار کر لیا ہے اور اسلحہ کے ذخیرے اور اہم دستاویزات برآمد کیں ۔

روس کے حامی ملکوں میں اناج کی پیداوار میں شدید کمی

لندن یکم نومبر ۔ مغربی ملکوں کے زرعی ماہر اگرچہ ابھی تک اس پوزیشن میں نہیں ہیں ۔ کہ وہ روس کے طفیلی ملکوں کی زرعی پیداوار اور فصلوں کا صحیح تخمینہ لگا سکیں ۔ تاہم قرائن سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ مذکورہ ممالک میں گذشتہ چند ماہ کے دوران میں زیادہ خوراک پیدا کرنے کی زبردست مہم کے باوجود اناج کی فصلوں کا نتیجہ نہایت مایوس کن رہا ہے ۔

موسم کی خرابی کے باعث بہار کی تخم ریزی ملتوی کرنی پڑی موسم گرما میں غیر معمولی طور پر خشکی رہی ۔ اور دریائے ڈینیوب کے علاقوں کی زرخیز اراضیات پر سیلاب اور آندھیوں کے باعث بہت برا اثر پڑا ۔ اس کے بعد لگاتار بارش نے بھی فصلوں کی کاشت وغیرہ کو شدید نقصان پہنچایا ان قدرتی عوامل اور بیشتر مقامات پر آلات کشاورزی اور سامان کی ناقص سپلائی کے باعث بھی بہت کم فصلیں پیدا کی جا سکیں ۔

بارش زدہ علاقوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ!
(بقیہ صفحہ اول)

یہاں لوگوں نے بڑے اشتیاق سے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا اور اپنے حالات بیان کئے حضور نے فرمایا کہ اگر حکومت مہاجرین کو یہاں آباد کرنا مناسب خیال نہیں کرتی۔ تو پھر ان کے لئے آج سے بہت عرصہ پہلے ہی کسی متبادل جگہ کا انتظام کر دیا جانا تا کہ یہ پکے مکانوں میں آرام سے زندگی بسر کر سکتے۔ حضور کو یہ بھی بتایا گیا کہ یہاں کے لوگ اکثر مقروض ہیں اور سود خور پٹھانوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روپیہ قرض لے کر ہی اپنا کاروبار پھیلایا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ان لوگوں کو کوآپریٹو طریق کے مطابق کام کرنا چاہیئے۔ اگر انہیں کوآپریٹو طریقوں سے آگاہ کیا جائے۔ تو ان کے لئے بہت سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد حضور دارث روڈ پہنچ کر نئے تعمیر شدہ مکانات دیکھے وہاں بھی لوگ استقبال کے لئے نہایت تپاک سے آگے بڑھے۔ اور خدام کے جذبہ خدمت خلق کو سراہتے ہوئے ممنونیت کا اظہار کیا۔ وہاں اردگرد گندہ پانی کھڑا تھا حضور نے فرمایا کہ اس کی صفائی کا بندوبست ہونا چاہیئے مکرم قائد صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہاں کارپوریشن کی طرف سے ڈی ڈی ٹی چھڑکوا دی گئی تھی۔ اس پر حضور نے مزید فرمایا۔ کہ ایک آدھ مرتبہ دوا میں چھڑکنے سے فائدہ نہیں۔ جب تک صفائی کا مستقل انتظام نہ ہو۔ اس وقت تک ان کی تکلیف دور نہیں ہو سکتی چنانچہ مکرم امیر صاحب نے وہاں کے باشندوں سے پوچھا کہ یہاں کمیٹی والے صفائی کے لئے آتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ اکثر آ کر دوائیں چھڑکتے رہتے ہیں

مہاجرین کانگڑہ

دارث روڈ کی بستی میں تعمیر شدہ مکانات دیکھنے کے بعد حضور فیروز پور روڈ پر ذیلدار پارک کے قریب "کانگڑہ آبادی" نام کی بستی میں تشریف لے گئے۔ اس بستی میں ضلع کانگڑہ کے مہاجر آباد ہیں یہاں حضور نے وہ آٹھ مکان معائنہ فرمائے جو پچھلے دنوں خدام نے تعمیر کئے تھے۔ جب لوگوں کو پتہ چلا کہ حضور مکانات کے معائنہ کے لئے خود یہاں تشریف لائے ہیں۔ تو وہ گھروں میں سے دوڑتے ہوئے نکلے۔ اور ان میں سے ہر ایک نے نہایت تپاک کے ساتھ حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے اپنے متعلق بتایا۔ کہ وہ کس علاقے کا رہنے والا ہے۔ اور کیا کام کرتا ہے۔ مکانات کی تعمیر پر وہ سب تہ دل سے شکر گزار ہوئے تھے۔

مہاجر آباد!

ملتان روڈ پر کچے مکانوں کی مہاجر آباد نامی ایک وسیع بستی ہے جس میں کپڑا بننے والے رہتے ہیں۔ اس بستی میں خدام کھانا، دوائیں اور کپڑے وغیرہ تقسیم کرنے کے علاوہ ملبہ وغیرہ اٹھانے کا کام کرتے رہے ہیں۔ جب حضور ایدہ اللہ اس بستی میں پہنچے تو وہاں کے لوگ دوڑ کر حضور کے گرد آ جمع ہوئے۔ انہوں نے خدام کی امدادی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے حضور سے نہایت احترام کے ساتھ مصافحے

کئے۔ اور اپنی متعدد تکالیف بیان کیں جو سوت وغیرہ کی تقسیم سے متعلق تھیں۔ حضور نے ان کی تکالیف کے ازالہ کے لئے خدام کو ہدایات دیں۔ چنانچہ مکرم قائد صاحب نے انہیں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ریلیف آفس کا پتہ دیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ وہ دفتر میں آ کر ملیں اس کے بعد خدام ان سے رابطہ قائم کر کے ان کی تکالیف کو دور کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ اس بستی میں بہت سے کچے مکان تا حال گرے پڑے ہیں۔ حضور نے مکرم امیر صاحب مقامی سے دریافت فرمایا۔ کہ یہاں مکانات کیوں تعمیر نہیں کئے جا سکے۔ امیر صاحب نے حضور کو بتایا کہ امپروومنٹ ٹرسٹ نے ان لوگوں کو مکانات بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ ٹرسٹ خود ہموار کرنے کے بعد یہاں اپنی نگرانی میں ایک خاص پلان کے ماتحت تعمیر کرانا چاہتا ہے۔ اگر یہ روک نہ ہوتی۔ تو خدام ان کے مکانات کو با آسانی تعمیر کر سکتے تھے۔ حضور نے خدام کو توجہ دلائی۔ کہ اس بارے میں متعلقہ افسران سے مل کر کہنا چاہیئے۔ کہ یا تو وہ یہاں پر جلد تعمیر کا کام کر کے شروع کریں۔ یا پھر ہمیں اجازت دیں کہ ہم مکانات تعمیر کرنے میں لوگوں کا ہاتھ بٹائیں۔ تا کہ وہ سردی وغیرہ سے محفوظ ہو سکیں۔

ملاقات کا اشتیاق

اس کے بعد حضور ملتان روڈ پر ہی مندر چونی لال سے ملحق ایک نئی بستی میں تشریف لے گئے۔ یہاں ہمارے خدام نے ۲۶ مکان تعمیر کئے تھے۔ جو ہر طرح مکمل ہو چکے ہیں۔ حضور نے مکرم امیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ وہ ان لوگوں کو تھوڑا بہت سامان فراہم کرنے کے لئے کہیں۔ تا کہ ان کے مکانوں کے آگے پردے کی دیواریں کھینچ دی جائیں۔ اس ضمن میں ایک صاحب مکرم سید نیاز علی صاحب نے جو اسلامیہ کالج لاہور سے تعلق رکھتے ہیں دخل دیتے ہوئے سستے داموں مٹی فراہم کرنے کا ذمہ لیا۔ مکرم امیر صاحب نے پوچھا کیا آپ بھی یہیں رہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں تو نواں کوٹ میں رہتا ہوں۔ آپ لوگوں کی بروقت اور بے لوث خدمات

مجھے ہمارے حضور (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی زیارت کیلئے یہاں کھینچ لائی ہیں۔ آپ کے خدام نے جس قدر محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ میں اس سے بیحد متاثر ہوا ہوں مجھے ابھی ابھی پتہ لگا کہ آج سرکار اس علاقے میں تشریف لائے ہوئے ہیں چنانچہ میں سنتے ہی زیارت سے شرفیاب ہونے کے لئے دوڑا چلا آیا۔

ایک بوڑھی عورت کی درد بھری درخواست

حضور ان مکانوں کا معائنہ کرنے کے بعد واپس تشریف لے جا ہی رہے تھے۔ کہ ایک بڑھیا عورت نے نہایت عاجزی سے درخواست کی۔ کہ اس کے لئے ایک کمرہ اور بنوا دیا جائے۔ اس نے کہا میرے لئے ایک کمرہ تو آپ کے آدمی پہلے ہی بنا چکے ہیں۔ لیکن میری کئی جوان بیٹیاں ہیں اور بچے ہیں۔ جن کے واسطے سر چھپانے کو جگہ نہیں ہے اس مقصد کے لئے میرے واسطے ایک کمرہ اور بنوا دیا جائے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس کے پاس نہ اینٹیں ہیں اور نہ لکڑی اور نہ ہی مٹی وغیرہ ہے۔ اس نے نہایت درد بھرے انداز میں یہ درخواست کی حضور ایدہ اللہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کا مکان بنوا دیا جائے گا چنانچہ ساتھ ہی حضور نے مکرم قائد صاحب کو ہدایت فرمائی۔ کہ وہ اس عورت کے مکان کا Estimate آج شام تک ہی پیش کر کے اس کی تعمیر کی منظوری لے لیں۔ چنانچہ مکرم قائد صاحب کی طرف سے شام کو خرچ کا اندازہ پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی۔ کہ اس عورت کے لئے باقاعدہ ایک پختہ کمرہ تعمیر کرا دیا جائے۔

اس کے بعد حضور دھوبی منڈی و تعمیر پرانی انارکلی کی تنگ گلیوں میں خدام کے ہاتھوں تعمیر شدہ مکانات کا معائنہ فرمانے اور وہاں کے لوگوں کی شکایات سننے کے بعد رتن باغ واپس تشریف لے آئے۔

اس دورے میں جن احباب کو حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا ان میں مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم شیخ محمد شریف صاحب، مکرم چوہدری فتح محمد صاحب، مکرم شیخ نصیر الحق صاحب، مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب، مکرم سید بہادل شاہ صاحب، مکرم مبارک محمد صاحب، مکرم مولوی محمد اشرف صاحب، مکرم ظفر محمد صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب باجوہ شامل تھے

میں سیاسی وجوہات کی بناء پر وزارت عظمیٰ چھوڑنا چاہتا ہوں!
اپنے رفقاء کار سے مشورہ کے بغیر آخری فیصلہ نہیں کروں گا۔ پنڈت نہرو کا بیان

سائیگون یکم نومبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جو چین کے دورہ کے بعد اب واپس بھارت آ رہے ہیں، یہاں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کمیونسٹ ممالک کے متعلق زندہ رہو۔ اور زندہ رہنے دو کی پالیسی ہی موجودہ حالات میں بہترین راستہ ہے۔

چین میں پنڈت نہرو نے ماؤ زے تنگ اور دوسرے ممتاز چینی رہنماؤں سے بات چیت کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ چینی عوام امن کے خواہشمند ہیں۔ اور جنگ سے بچنا چاہتے ہیں۔ چینی حکومت اور چینی عوام کے خیالات پانچ سالہ منصوبہ میں لگے ہوئے ہیں۔ اور اس منصوبہ کے بعد وہ تین چار مزید پانچ سالہ منصوبوں پر عمل درآمد کرنا چاہتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چینی عوام اقتصادی آبادکاری کے خواہشمند ہیں۔ اور وہ ہر اس چیز سے بچنا چاہتے ہیں جو اس مقصد کی راہ میں حائل ہو۔

پنڈت نہرو نے سائیگون میں یہ بھی کہا۔ کہ میں نے بھارت میں حال ہی میں یہ کہا تھا کہ میں وزیر اعظم کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔ درحقیقت اس بیان کا باعث بعض سیاسی وجوہات ہیں۔ میں مشکل مسائل سے نہیں بھاگتا۔ اور میں بدستور ان میں حصہ لیتا رہوں گا۔ جو کچھ میں نے تجویز کیا تھا۔ اس کا تعلق ہمارے داخلی انتظام سے ہے لیکن اس کے باوجود ہماری پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے ساتھیوں کے مشورہ کے بغیر کوئی آخری فیصلہ نہیں کروں گا۔

شہزادہ سیف الملوک کو مہتر چترال بنانے کا اعلان

چترال یکم نومبر۔ آج چترال میں ایک خاص دربار میں چار سالہ شہزادہ سیف الملوک ناصر کو مہتر چترال بنانے کا اعلان کیا گیا۔ انہیں شہزادہ سیف الرحمٰن کی جگہ مہتر چترال مقرر کیا گیا ہے۔ جو پچھلے ماہ کی بارہ تاریخ کو ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئے تھے۔

کراچی میں غذائی کانفرنس

کراچی یکم نومبر۔ آج ملک کی غذائی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت اقتصادی امور کے وزیر چوہدری محمد علی نے کی

پنجاب کے سیلاب زدگان کیلئے امریکی امداد

کراچی یکم نومبر۔ پنجاب کے جن لوگوں کو سیلاب سے نقصان پہنچا ہے۔ ان کے لئے امریکی امداد کی پہلی کھیپ آج رات کراچی پہنچ گئی یہ کھیپ دو ہوائی جہازوں پر مشتمل ہے۔ جن میں ہسپتالوں کے لئے ادویہ اور دوسری ضروری اشیاء ہیں۔ ایک ہوائی جہاز میں پنسلین کی چالیس ہزار شیشیاں ہیں اور دوسرے ہوائی جہاز میں جراثیم کش ادویہ اور دیگر سامان ہے۔ سامان پہنچنے کی توقع ہے۔ اس میں ٹیپ، گرم کپڑے اور چیچک اور ہیضہ کے ٹیکے لگانے کی چھ ہزار سوئیاں بھی شامل ہیں۔ ریڈ کراس جو سامان بھیجے گا۔ اس میں پنسلین کی روک تھام کے لئے بھی سامان ہوگا۔ امریکہ اس سلسلہ میں جو امداد دے رہا ہے یہ اس کا صرف ایک حصہ ہے۔